

تذکرہ

حضرت شاہ عبد الرحیم شاہ ابو الرضا دہلوی

مبشر

مولانا سیم احمد فریدی امرہوی علیہ رحمۃ

مفع ضمیمہ

پیش فتور کی زندوں کی ہرسم کلائی

از مولانا محمد منظور نعمانی دہلی

Toobaa-elibrary.blogspot.com

السرّان بکدّیو نظیر اباد لکنؤ

922974

تذکرہ

حضرت شاہ عبدالرحیم و شاہ ابوالرحمن ضاد دہلویؒ

مرتبہ: مولانا نسیم احمد فریدی امرہوی

مع: ضمیمہ

اہل قبور کی زندوں سے ہم کلامی

از: مولانا محمد منظور نعمانی

پیشکش: طوبیٰ ریسرچ لائبریری

بشکریہ: مولانا حبیب اللہ اختر

حقوق طبع و نشر محفوظ

کونچہ	- - - - -	پولہ میٹھی
عورت کی لنگی	- - - - -	تخت
قلم کتب پر آواز دینا	- - - - -	جانت
موزن نمنا	- - - - -	باتام
۳ روپیے	- - - - -	قیمت

ناتج

تقریباً ۱۰۰ سالہ کی عمر میں فوت ہوئے۔
تدفین: ۱۰/۱۱/۱۹۸۸ء بمقام

مستحق فی کسے اور اس کی قوم نے شیخ کی موت سے ہر گھم و گرنے اور سوچ و فکری
اور مراد کے بغیر ان کے شیخ کے جسم کو بے یمن گیس کا شخص وفات پا گیا اور
کیلیں اور دور اور احوال میں ہر گھم و گرنے کی صورت میں ہے ۔

ہم، طرہاً۔۔۔ گو اہل بیت کی حقیت سے ایسا جو عقل و قدر میں ہم پر کافی
 انوار و نور و ہدایت تھی، کہ یہ بات و ذکر اہل بیت کے سوا ہر کس کا شمار کیا نہیں
 جہتہ، و اگر کسی کا شمار ہے۔

حضرت تقیہ الدین علیہ السلام سے حضرت ابیہ کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد حضرت تقیہ الدین علیہ السلام کے ہاتھ سے روایت و تصانیف کے سونے چاہیے۔ جہاں کہہ دیا ہو کہ حضرت تقیہ الدین علیہ السلام کے ہاتھ سے روایت و تصانیف کے سونے چاہیے۔ جہاں کہہ دیا ہو کہ حضرت تقیہ الدین علیہ السلام کے ہاتھ سے روایت و تصانیف کے سونے چاہیے۔

[illegible]

۱۰۰) فرمایا۔ یہ خوشخبری صرف اے دربارت کی کہ صوفیاء و فقہاء و پادشاہان
 اے یہاں باتوں کی خبر ہے میں ہمسوی سے ہوا ہے کہ اگر کلمہ چکائی کے اگر حکومت
 کوئے گا تو خلیفہ سلطنت کی جانب کی رہا و خیر سے ہاں تیار ہے۔ پھر
 محنت و ہر دو کے گئے ہیں و داخل ملک کی ایسی صورت میں فوج کی محنت و
 مجاہدہ کے کہ جہنمی ملک کا سبب رہی بات و مجاہدات حضرت علی باغیقت
 و وصیت خدا و خوب صوفیاء و اہل جمہور کو سجاتے ہیں پھر وہ دربارت سے یہ بات
 کوئی نہ کوئی ہے۔

[illegible]

۹۱۔ فرما۔ دو گون کے لوگوں سے انکار کیا گیا کہ اسے شرک نہیں بلکہ
 کو ایک ہی ہے۔ ایک شریعت کی طرف دیکھتے ہیں اور شرک دونوں ہی ایک ہی ہے
 کہ مسلمان سارے ہیں۔ اور شرک نسبت بھی ایک ہے۔ کہ اگر وہی عز و جل
 ہی ہے تو۔ اور ان شرکین شخص کے عقیدہ ہونے میں جو خدا پرست تھا اور

تکمیل یافتہ ہو کر رہا ہے۔

اور فرمایا : — علم انجیل میں جو چیزیں مذکور ہیں وہ سب حقیقتیں ہیں۔ انجیل میں جو باتیں مذکور ہیں وہ سب حقیقتیں ہیں۔ اور انجیل میں جو باتیں مذکور ہیں وہ سب حقیقتیں ہیں۔

تالیفات | علامہ محمد عسکریات کے آپ کا ایک سال اور آپ کا نام عشق
اور دعا کا اہل انصاف ہے۔ یہ اس کا ایک علمی سفر ہے اور اس کا
یہ گزرا ہوا سفر خداوندی کے فضل و احسان میں امن و امان کے بھی
اقتصادات اور فراغت میں۔

وفات: حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ۱۱۰۱ھ میں کوٹلی شریف، ضلع کوٹلی، پاکستان میں وفات پائی۔

دوستان ہو گئے۔ جو حضرت کی طرح حق کے لئے تہذیب و تمدن کی فوجیں ہمارے پاس کی
وفا کے کاغذ پر لکھا جا رہا ہے۔ ان کی طرف سے ساری کی ہو گئی تو اچھے ایک غریب میں
شرکت کے لئے جو جنگ چلا ہو گئی۔ جتنے وقت میں نے سمجھا کہ اسے پناہ دینا چاہیے ہو گیا
اور اس مسئلے میں اختلاف کیا حضرت نے قسم فرمایا اور یہ کہ دشمنوں اور غلاموں کو نہ کہیں
جو بچا ہے اسے غلامی میں نہ دے۔ یہی جنگ چلنے لگی۔ میرے چچے حضرت کا انتقال
ہوا۔ میرے چچے کو دایم کیا انشاء اللہ وسودا شرف لکھنؤ آبادی نے اور حضرت شیخ
میر تقی علی صاحب فرید آباد کے رہنے والے تھے ان کی خدمت میں حضرت کی اولاد

پہلی بات کا ایک دھڑبھڑاہٹ میں حضرت شیخ عبدالقادر غنیہ حضرت مجدد
اعظمؒ کی خاموشی سے کہہ کر ان سے بات کرنے کے لئے شرمینہ خانہ اور دربار
پر توجہ دے کر جان لیں۔

پھر بھائیوں نے اس طرح بیان کیا کہ حضرت جنتی نے حضرت کو کھانسی لگ کر دیکھ کر
سوس کر کر پڑے تھے۔ اور ایک دن پھر بڑے کھانسی جون بالی طبیعت میں رہی
تھی پھر چہروں سے پتے سے بھی زیادہ بے شک و یقین لگی تھی چہرہ کی طبیعت
خفاہ میں فروا تھی۔ دانا کے دن جب نماز عصر کے لئے مسجد میں جانا چاہتے
تھے تو وہاں نماز سے ٹھٹھکے اور وہاں سے اس طرح نکلتے تو جیسے کسی شخص پر
کی بیماری کی پے ہوں نماز عصر پڑھنے کے بعد نماز تہجد پڑھتے تو انہوں نے تہجد کو
نکلتے کے بعد طلب کیا ایک مریض نے اسی وقت عصر کے سامنے دعا کی میں اس
اس شخص کے ایک نو جوان اس کی بے دیکھ کھانے پھر خدا اس دشوار اس پائے بھر
بے شک لگائی کسی انجمنی مریض کو دیکھنے دیکھنے آپ کی روح ماکر بڑا دانا

تمنا ہے کہ میں اپنے بھائی سیدنا حضرت شیخ عبد الرحیمؒ کے لئے لکھ سکوں

۱۔ طوائف اور عورتوں کے ساتھ برائیوں سے بچنا اور ان سے بچنے کے لیے ضروری تدابیر اختیار کرنا۔

[illegible]

میت کاستن که مردم را بجاگفتند
 از که از دستان خالص تمام بود
 منت گزند و سر برین تمام گزیدند
 در طوطی (دستور)

کی من است می خنجر ایسا گویا نمود
 گزینش ترک ازین بیست و نهایی
 می خنجر بر من برآید چنانکه
 و کشتن است ای بخت کجایی
 تمام که مانده از او از او در سران
 بال کعبه باشد چنان بود که گنگی
 کی بانی را در بر جایش (دستور)

مولانا عصمت الشفا رقی قاضی امرا و ابان کلام

الاحمد لله و کونتم و بوجده
 عباد الله الذاری الصغری و جندی
 ملکوتی الشفا رقی قاضی
 الصغری مع فقه الله و جندی

بر من نمود آیه که علقه قیاسی
 بر من نمود که بر من نمود که
 و جندی قاضی قاضی قاضی
 بر من نمود که بر من نمود که

و جندی قاضی قاضی قاضی
 و جندی قاضی قاضی قاضی
 و جندی قاضی قاضی قاضی
 و جندی قاضی قاضی قاضی

نرم که الله شد که کرمیت و کرمیت
 حدیث و الا حدیث که الا حدیث
 ضمیر و الا ضمیر که الا ضمیر
 الضمیر و الا الضمیر که الا الضمیر
 اقر صوم فی العظمی و الا صوم
 جلال الله و الا جلال الله که الا جلال الله
 من احسن الی جلاله و الا من احسن
 حدیث و الا حدیث که الا حدیث
 شانی با عظمی و الا شانی با عظمی

نرم که الله شد که کرمیت و کرمیت
 حدیث و الا حدیث که الا حدیث
 ضمیر و الا ضمیر که الا ضمیر
 الضمیر و الا الضمیر که الا الضمیر
 اقر صوم فی العظمی و الا صوم
 جلال الله و الا جلال الله که الا جلال الله
 من احسن الی جلاله و الا من احسن
 حدیث و الا حدیث که الا حدیث
 شانی با عظمی و الا شانی با عظمی

و جندی قاضی قاضی قاضی
 و جندی قاضی قاضی قاضی
 و جندی قاضی قاضی قاضی
 و جندی قاضی قاضی قاضی

و جندی قاضی قاضی قاضی
 و جندی قاضی قاضی قاضی
 و جندی قاضی قاضی قاضی
 و جندی قاضی قاضی قاضی

مولانا عصمت اللہ فاروقی مراد آبادی کے نام

عمر الله امر حسن الزوجه سلاواته
على ان لا تتركه الله امر الله
والله ووالله فيكم بالرجل هو
في الامن الشكر في الغالب والعقل

میں کہیں وہ بھی ان کا ذکر کرے
خاک میں نہیں رہے گا تو وہ کبھی

۱۔ چونکہ شہید فیروز دین گورو
کاسپت بڑی رانستہ اور غریب
فقیہ و دانشور تھے لہذا ان کے بارے میں
بڑا احترام تھا۔

میرزا حسن خان ارجومند
 خانہ مختار لکھنؤ کا چوتھا حصہ
 ۱۸۵۴ء میں لکھنؤ میں لکھا گیا
 نسخہ
 یہ نسخہ لکھنؤ میں
 موجود ہے

وہی شخص ہے جس نے ان کو کھانا کھا کر
 کہہ دیا کہ تم لوگوں کو کھانا کھا کر
 وہی شخص ہے جس نے ان کو کھانا کھا کر
 کہہ دیا کہ تم لوگوں کو کھانا کھا کر

فیتہ جامعہ اسلامیہ
 دارالعلوم دیوبند
 ۱۴۰۲ھ

به عنوان نخستین دوست هر فرد دانشمند
و به عنوان نخستین مسیو بر فرد دانشمند

من قال: حبيب صوري و صوري
 اور ان کی دو جہیز دیا انہی و انہی
 در امانت خلیفان و نقل و اس چہ
 اس و انکان بدل چہ صوری و
 ہشتہ ۔

مولانا عصمت الرحمن
سرانيہ الرحمن النعمانی

شهو و سلام علی خیاره انی است
 اعلیٰ ... بشی الخید عبدالمجید
 راجعه ان و تنی الجبار و لا علی

مولانا عصمت الشنوار قی مراد آبادی کے نام۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ
لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ
آمَنُوا... يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
وَالَّذِينَ آمَنُوا

بزرگ شہر عشاق کے عشق پر کسٹریا
حاصل کی اور دنیا سے چھ گئے۔
انھوں نے اپنے دل کو طبع عشق کے
حوالے کر دیا اور درخت پر گئے۔
انہوں نے غلو حبیب صوری دوسری
عزیزت فسادے محمد بن عبدالحق
عشق پر کسٹریا۔
عشقیوں اور غلو صوری کی اور اور
احسان میں عشق الا مکان اور عشق
کوسٹریا کرتے ہیں۔

تاریخی مراثی آبادی کے تمام
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حمد و ثناء
مبارک و عظیمہ۔ آمین۔

تیار کیا اور پھر راقم انشاء کو
بول گیا۔ تیار ہے وہ بندہ جس نے

اعتقاد۔ غیبت آنکار کیا جائے
 ۱۔ مصلحتاً مستند بالشرع و بہر حق
 و کجراۃ چاہئے مشہوریت پر وہ ہونا
 دور اور اس حقوق اشخاص نہ حقوق
 عباد اشرف۔ سنی بیتا غلام نہیں
 کہ اگر وہ کان طریقت خدوہ و کشتل
 یا مشفق۔ فنا الوقت سبقت و صلح
 وقت اداست و تہجد و صلیب
 ہزار کی گنت ہزار یا نہ زیادہ جسہ
 فایسہ۔

جسے اور یہ اللہ کا افضل و جس کو
 چاہتا ہے غلط لکھا ہے۔ اشرف ہے
 افضل و اکرم و انا ہے۔ غیبت
 یہ بت لو کہ آپ جناب العابدین اپنے
 مصلحت میں اور میں اور میرے جیسے
 معاملہ میں عبادہ شریعت سے باہر قدم
 نہ لیں اور اگر اللہ تعالیٰ کے حقوق کی
 اور انکی خصوصاً اللہ کے بندوں کے
 حقوق کی اور انکی میں ہر دہریہ
 کو سبقت کرے اور نہ کر دینے میں
 غیبت سے حاصل کیا ہے اس میں شک
 رہی۔ وقت صیبت خالص کی طرف ہے
 دھ گیا وقت پھر رہا نہ آتا ہیں۔
 اور کہنے کے کلمہ حسد و اہم نہیں ہے
 کہ انہما کی اظہار۔

شیخ الدین قلی کے نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم —
 السلام علیکم ورحمتہ اللہ
 وبرکاتہ

برادر مساوت کا نام محمد جناب العابدین
 قلی محبت صوری و صوری کا چاہئے وہ
 جو اس کا نام نہیں ہے۔ بجز ذکر اس میں
 لکھ و مرقن کر دینا و عاقبت عروہ و
 مستقیم چندانہ۔

۱۔ صوفی ان وقت باطلان و حق
 نیست غرض حق از غرض و عسبر
 ۲۔ اور اس حقوق اشخاص نہ حقوق
 اشرف میں بیجا بگاڑ دینا کہ حدیث صوری
 منوط و مرقن و یا اسے ہی وہاں است
 و مستقام۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 السلام علیکم ورحمتہ اللہ
 وبرکاتہ

برادر مساوت کا نام محمد جناب العابدین
 جمیعت صوری و صوری سے کہ وہاں
 ہو کر اپنے جو اس کا نام نہیں ہے کہ وہاں
 سے لکھ و مرقن کر کے اوقات عروہ
 کو غیبت شمار کریں۔

۱۔ عروہ اشارہ اسے عروہ صوفی پسند
 وقت ہوا کا ہے۔ عروہ صوفی یہ
 ہیں کہ کام کو لکھ پر مال دے۔
 اور اس حقوق اشخاص نہ حقوق
 اشرف عبادہ اشرف میں شیخ کوئی
 لکھ کہ جناب اخروی ان میں دونوں
 حقوق کی اور انکی سے و مستقام۔

[illegible]

مجھے سکھا دے۔ میں نے اس کو امانت
پڑھایا۔ اس نے کہا مجھے اور میرے
بھائی کو اس کو نہیں۔ اگر کوئی بھائی
میرا دشمن ہو تو وہ ہے تو اس کو
میں ایک ہی حرف نہ کہوں گی۔

غنائتِ خاں کے نام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الحمد لله وسلام علی عباده
اصطفیٰ، انوٰی جبرائیل، یزید خضرت
کریم، علی اکبر، ابی طالب
شہداء گردید۔ اور یہ قدر
و درویشانی ہم ایشانی داشتند۔ چنان
که درین فقر و نیاز و دوا و بر سر
نیست که بدین مکافات کند تا چار
و دو پیشانی تابانده شکر از دست
دراورد و مستند و قائل شد حق

24

اوستا کی غائب ہوئی درجہ چار کا اندازہ
 کہ اندازہ آج کل کے غیبی قلوب
 کی الامیاد ہے۔
 درویش صفت باطن کا تفسیر دار
 دستور قلوب کی حد ہے۔

پیر شمس الدین

برادر ارجمند میر غلام احمد صاحب
صورتی و دستوری سپہر و مندا خند۔
مکتوبات وادارہ سیدہ لکھنوت قیادت
جنس علوم انجائیہ۔ والی وادارہ اسلام
تعلیم اور متمدنہ وادارہ تعلیم
حاضر خفزی از اسلام سیدہ لکھنوت
زادہ وادارہ سیدہ لکھنوت وادارہ لکھنوت
برہمن طالب پرتیوہ وادارہ
پرتیوہ وادارہ سیدہ لکھنوت

حاصل عدد اول ہزار مثل زمر
 مثل شکر و اسودہ قرار دیں
 چون بخشہ ذات حاصل ہو
 دل رنج کے ہمارے مثل زمر

و ترجمہ اشعار الہیہ شخص کو ترسے
 دل میں بہت سی شیاؤں کے تسلی کی
 وہ جسے علقہ ہوا ہے یا مریت اسی
 مثل کے کہ تیرا دل سب چیزوں سے
 غموں پر چسپاں ہے جب کو نام آشنا سے
 تفرق دل حاصل ہو رہا ہے فاجہ دل
 ایک ہی ذات کے ہر ذکر سے نور
 سب سے علیٰ قدر ہے

حق ذات کو توفیق غنی و مہربان
 چاہے وہ ہے محبت و تعظیم و سوہانے
 تعب بندہ کی و نحوہ غالی کہ ہر ذات
 وہم و اسوسہ قائم رہی ہم خدا کی
 ذکر و تضرع و دعا کو جس سے کہ خواہ
 فداست خدا

سارے ذکر و تضرع و دعا کو جس سے کہ خواہ
 حاصل نہ کرے خداوند متعال

سے جس کے کہ توفیق غنی و مہربان
 اخلاقیات سے دعا ہاں ہستی اندہ
 ہر چیز کو کہ تیرا دل سب چیزوں سے
 غموں پر چسپاں ہے جب کو نام آشنا سے

تفرق دل حاصل ہو رہا ہے فاجہ دل
 ایک ہی ذات کے ہر ذکر سے نور
 سب سے علیٰ قدر ہے

حق ذات کو توفیق غنی و مہربان
 چاہے وہ ہے محبت و تعظیم و سوہانے

تعب بندہ کی و نحوہ غالی کہ ہر ذات
 وہم و اسوسہ قائم رہی ہم خدا کی
 ذکر و تضرع و دعا کو جس سے کہ خواہ
 فداست خدا

جس کا ذکر کیا جا رہا ہے
 جس پر ہے تیرا دل سب چیزوں سے
 غموں پر چسپاں ہے جب کو نام آشنا سے
 تفرق دل حاصل ہو رہا ہے فاجہ دل
 ایک ہی ذات کے ہر ذکر سے نور
 سب سے علیٰ قدر ہے

حق ذات کو توفیق غنی و مہربان
 چاہے وہ ہے محبت و تعظیم و سوہانے

تعب بندہ کی و نحوہ غالی کہ ہر ذات
 وہم و اسوسہ قائم رہی ہم خدا کی

ذکر و تضرع و دعا کو جس سے کہ خواہ
 فداست خدا

سرخ بایزید کے نام : ایک پیش کی سند

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہزار اول ہزار
 قرآن میں اس کے ہزار ذات کے لئے
 واجب علیہ جس کے لئے ہزار ذات
 کو دیا اور اہل دنیا سے ہے نیاز کر
 دیا۔ اسے خدا کی تہذیب
 کی تہذیب تھی و حال خدا کی تہذیب

بسم اللہ الرحمن الرحیم ہزار اول ہزار
 قرآن میں اس کے ہزار ذات کے لئے
 واجب علیہ جس کے لئے ہزار ذات
 کو دیا اور اہل دنیا سے ہے نیاز کر
 دیا۔ اسے خدا کی تہذیب
 کی تہذیب تھی و حال خدا کی تہذیب

از چند گان خود را خدمت سادات
فرمانی تو گزینی و او لشکر و اشراف فرمانی
تو طعنی و او حسد دور۔

و استقامتی من اشیع ابدی

بند و سزاور ہے
و استقامتی من اشیع ابدی



خَضِرِ شَاہِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رُفِی ہُو

حَالَاتٌ ————— مَلْفُوظَاتٌ



مَكْتُوبَات

۴۰
 سے منسوب ہیں اس لیے یہاں پر یہ کہنا کہ انہی کے لیے یہاں پر

[illegible]

۱۰۰۔ خزانہ میں

یہ بات پر مشرقت ہوئی کہ میں نے والدہ جنت مراد علیہ الرحمۃ کے
بڑھنے کے دن کو بھی یاد رکھا کہ اس وقت کا کوئی میری کوئی بی بی نہ تھی۔۔۔ مراد علیہ الرحمۃ نے غیب
محب اشراقی سے سنا کہ وہ اس کا کوئی بچہ نہ لے سکی اور اس کو آخرت میں لایا۔۔۔
مراد علیہ الرحمۃ کو میری اس طرحی بی بی سے بھی یہ حکم ملنے لگا کہ وہ اس کو آخرت میں لے لے
وہ اس کو لے کر جنت میں لے گئے۔۔۔

ایہلوک پرکاشنی

خود پرانہ قہر کی نئی جگہ خود پرانہ قہر میں
 اس قہر کا ہے جس کی آواز میں ہے لاکھوں

۱۔ جو باطنی طور پر ایک ایسا شخص ہو جس سے کسی اور شخص سے
 کسی نے کچھ کائناتی یا فانی خواہ مخواہ لینے کو نہیں خواہے جو دنیا سے
 اس کے لئے کوئی اور کام نہ ہو بلکہ اس کا مقصد صرف اللہ ہی ہے اور کسی اور چیز
 شریعت کے اندر سے غیر شرعی نہ ہو مثلاً کسی وقت میں سے جو جہاد میں لڑنا
 کیا اور کوئی ایسا کام جو عبادت میں نہ ہو جیسا کہ اگلے بیان میں دیکھا جائے
 بعد ازیں ہم دیکھیں گے کہ یہ چیز ہوں۔ خود سے بخلاف جو خود سے تو ایک باطنی
 سے ہر شخص میں ہے اور انکو بطور ایک اعتباری شخصہ دادا گیا ہے جو اس وقت میں
 میں جا رہا ہے تو کوئی کمالی کمالی امور میں مستغرق ہے کوئی شخص غیور کوئی
 صاحبِ فضل سے مشغول نہایت امور فانی کی شخص کی جس کا ذکر ہو گا۔

فرزید کہنے لگے کہ میں بہادر شیر نرساں کا کھوکھڑا کھوتہ ڈاکا ہوں نہتہ و عیر العتہ
و معلوم کو خواب میں دیکھا اٹھوئے نے ڈرسم، ات، تنجیز فرمایا اسی سے کسی کیفیت
آج پر ہوا کی کو بیان نہیں کی جا سکتا۔ فرماتے تھے اسی کے بعد
میں نے حضرت علیؓ کے عزیز و شہداء کو خواب میں دیکھا اور فرمایا یہ "اسے
فرزید! اسی وقت تک کسی کے ساتھ نہ جاؤ تا کہ جب تک حضرت خدیو کو قتل نہ
فرمائی۔ اسی کے بعد شکرت ہے۔"

حضرت خواجه غوث کا ایک فرمایا کہ اس فرمایا کے بعد میں حضرت غوث
 فرمایا کہ میں نے اس فرمایا کے بعد میں حضرت غوث
 فرمایا کہ میں نے اس فرمایا کے بعد میں حضرت غوث
 فرمایا کہ میں نے اس فرمایا کے بعد میں حضرت غوث
 فرمایا کہ میں نے اس فرمایا کے بعد میں حضرت غوث

حضرت علی اللہ علیہ وسلم کی زیارت فرماتے تھے کہ اے

حضرت علی اللہ علیہ وسلم کی زیارت فرماتے تھے کہ اے

حضرت علی اللہ علیہ وسلم کی زیارت فرماتے تھے کہ اے

حضرت علی اللہ علیہ وسلم کی زیارت فرماتے تھے کہ اے

حضرت علی اللہ علیہ وسلم کی زیارت فرماتے تھے کہ اے

حضرت علی اللہ علیہ وسلم کی زیارت فرماتے تھے کہ اے

حضرت علی اللہ علیہ وسلم کی زیارت فرماتے تھے کہ اے

میں کی صحبت کے مستحق نہ تھے۔ یہی ایک شخص نے حضرت عبداللہؓ سے کہا اور پھر کہا اسی شخص کے ہوا میں کہ حضرت محمدؐ پر جو جان فرما کر گئے تھے کہ بیٹے دن لوگات ہوئی تو حضرت عبداللہؓ نے کہا کہ تم میری مثال بنے سوا کہ اب اسے فرمائیے تھے۔ ایک مرتبہ اسی شخص نے کہا کہ میں اپنے شہر میں تھا جس کا جیسا کہ ص ۱۰۰

Abstract

شہر نہ کوڑھائی کر میں جسے کھانوں میں پیداوار نہ ہو جو کبھی قوم ہے اس کی ہر
 عورت کا کوڑھ نہ کھانے کے لئے بلکہ میں ان میں کوڑھ نہ چھوڑا کھا رہا ہے ۔
 چین کو ان کے قریب کا کھانہ ہوتا ہے تم سے جو باب ہو اس کے کھیر سے پاک ستوا ۔
 کہ وہ عورت شہر نہ ہے

عمر دہائیوں کی حالت میں فوت ہو گیا۔ علم دہائیوں کی حالت میں فوت ہو گیا۔

John B. Hodge

دلت دین و دینداران را در قفسه
و بی نظیران را در صوم خورشید

آنکه دلت به جویک مسرت
تجربہ باطن و عیانان نیست

Antennae 11/12

[illegible]

پھر عراق کی حکومت کو جاپان پر حملہ کی خبر ملنے پر اس نے عراقی فوج کو عراق سے باہر ہٹانے کا حکم دیا اور انھوں نے بھی اگلے سال اپنا وطن چھوڑ کر اس سے دور ہونے کی باتیں کرنا شروع کر دیں۔

[illegible]

پیدا ہوا کہ اس کا ہم قلوب الدین لکھو رکھی۔ چاکری میری رشتہ میں عروہ کی تھی۔
 تھیں جس عروہ اور لکھو کی اپنی ہی تھی اس سے میں نے کہا کہ کیا تھیں؟ ہمارا جو اس پر
 مسلح ہو کر اور انہیں میری طرف لانا تھیں۔ میں نے میرا بیٹا بتایا کہ اس نے اس کا
 چنا تھا ایک بہت بعد اچھی ذہنی کہ انہیں لہو جہاں تھیں۔ اور میری زندگی کا اچھا پیدا ہوا۔
 اور میری زندگی جہاں تھیں۔ وہی تھیں کہ اس نے جہاں تھیں۔ اس کے بعد اس نے
 جہاں تھیں۔ وہی اس میں تھیں۔ چاکری جہاں تھیں کہ اس کے بعد اس نے جہاں تھیں۔
 اس کے بعد اس نے جہاں تھیں۔ اس کے بعد اس نے جہاں تھیں۔ اس کے بعد اس نے جہاں تھیں۔
 اس کے بعد اس نے جہاں تھیں۔ اس کے بعد اس نے جہاں تھیں۔ اس کے بعد اس نے جہاں تھیں۔

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحيم

چون که در مورد این موضوع بحث می‌کنیم، اگر چه

شیخ سعدی شیرازیؒ عالم ہمدانی میں ملاقات

فرمانے کے کاجب میں آگست میں خا یکہ دن مرزا محمد زاہد کے راجے فاران
جو کہ اپنی آبادی کے لوگوں کے لئے بہت سے خوش فرائد امور میں شریک ہوئے تھے
انہوں نے بہت سے خوش فرائد امور میں شریک ہوئے تھے۔
فرمانہ دیا کہ جو کوئی مرزا کا راجہ
جو مرزا کا راجہ ہو وہاں
سودا کی دولت و مال و زمین و غیرتی
کے لئے کہ وہاں کے راجہ مال است

اتفاق سے یہ بات بھیجے خاص طور پر اس کی بات کی کہ جس کے لئے یہ حق ہے
 خاصہ کہ اس کی بھیجے ہوئی ہو۔ اس کے لئے کہ اس کی بات کی ہو۔
 جس کے لئے کہ اس کی بات کی ہو۔ اس کے لئے کہ اس کی بات کی ہو۔
 اس کے لئے کہ اس کی بات کی ہو۔ اس کے لئے کہ اس کی بات کی ہو۔

میں نے اس وقت تک اس کی طرف توجہ نہیں کی تھی کہ وہ میری سہیلی ہے۔
میں نے اس کی طرف توجہ نہیں کی تھی کہ وہ میری سہیلی ہے۔
میں نے اس کی طرف توجہ نہیں کی تھی کہ وہ میری سہیلی ہے۔

روز کوئی کالی کچھ دیا ہی رات میرا دل جو غم میں آج ایک گوشے میں بیٹھا ہو
 تھکا خالی ہے غم و دور کو دفعتاً صحت کی ۔

دوسری شادی اور اولاد

کے لئے یہ سوال کہ ہوائی اڈے پر کتنے جوہر ایک سو فیصد پیدا ہو گا۔ نیز پھر اس

کشف حضرت کی روایت پر شائبہ بھی لگا کر ان کے خلاف یہ دعویٰ کیا گیا کہ ان کے

خدا پرستوں کو! حضرت داؤد علیہ السلام کے دل میں رنج و غم نہ تھا یہاں پر ابھی جھگڑا تھا

حضرت شیخ کو بھیجنے کو سارا دھولک صلیج پہننے تو انھوں نے کہا کہ ان کی عمر چتراک ہے

طالع ہو کہ وہ جو چاہے اسی شکل کی اپنے۔

منہ کی طرف اشارہ کر کے وہ شخص نے کہا کہ تمہیں اسے دیکھنا چاہیے۔ یہ ایک عجیب سی چیز تھی۔

بہارِ حیات میں اس نے دلچسپی اور محنت سے کام لیا۔ اس کی تعلیم اور ترقی کے لیے اس نے کئی کوششیں کیں۔ اس کی تعلیم اور ترقی کے لیے اس نے کئی کوششیں کیں۔

[illegible]

والله اعلم بالصواب



100

[illegible]

100

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی صاحب نے لکھا ہے کہ:

ایک مریض کا کہنا۔ جو یہ کہنے لگے ہیں کہ میں کو دیکھ کر فی الحال خوش ہو رہا ہوں۔

اس شخص میں ایک مجددِ طبیب بھی داخل تھا اس نے دواؤں کا کون سا ہے دستور لکھ دیا

اگلے سے چھپے رہی مریض کے مرض کو اگلے حال میں پایا نہیں ؛ البتہ اس کی مصلحت

جنت اللہ میں سکونے والوں کو فرمایا کہ یہ ایک شہر ہے کہ قادیانہ کے خلاف اس کی طرف سے

اس کے اخلاق پر بھی دلچسپی رکھنا ہے۔

عجب چو کی بجائے کہ بہت عظمت والا فرما دیا کہ پھر وہی دانا کی گئی

1. *Phragmites australis* (Cav.) Trin. ex Steud.

وہ کہتا ہے کہ میں نے اس کی طرف سے کوئی خط نہیں دیا ہے۔

... ..

نقصان لواحقین میں مبتلا نہ بن جائے۔

برائے ریحانیت و عمارت کی کتابت اور استخفافات کے لئے ریحانیت و عمارت

کثیر تعداد میں جس طرح کے عربوں کے تھے ہر ایک ایک کتاب میں۔

حضرت عائشہؓ کی تصویریں اور جو بھی تصویریں لگاتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ

فرمان ہے کہ ایک مرتبہ میرا (۱۲) سالوں کا لڑکا آپ کی زوجہ ام کے گھر سے

نئے رجحانوں اور ان کا مطلب پیدا ہو گا اور یہ حیات کا صحیح ہونے کی برکات ہے۔

محدث اور قادیان کے درمیان کس کس کا نام ہے اور کون کون سے علاقے ہیں؟
 قادیان کے علاقے ہیں اور کون کون سے علاقے ہیں؟

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ نے فرماتے ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبلہؒ کی عمر کا ان کی صفات سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ امام احمد بن حنبلہؒ کی عمر کا اندازہ لگانے کے لیے ان کی عمر کے بارے میں کئی روایات ملتی ہیں۔ ان میں سے ایک روایت یہ ہے کہ امام احمد بن حنبلہؒ کی عمر ۹۰ سال تھی۔

[illegible][illegible][illegible]

قطعہ تباریح وفات

وہ ہزار ایک صدی تک ایک ازہر ہوا
 بادشاہ ہوا اور اس کی وفات
 بادشاہی اور حکومت
 خود داندنیاسے وہاں حکومت الماد کی نظر

اخلاق و عادات

حضرت محمدؐ کی زندگی و اخلاق فرما رہے ہیں کہ حضرت
 یزیدؑ کے عادات و اخلاق سے جو فرقہ خواہش و عادت
 فراموش اور غیبت و غیبت و جو اہم صنعت ہے عقلی معاش میں عقلی عبادت کی
 وہ فکر کرتے تھے۔ ہر مہر میں اعتدال کو اپنے فراموش تھے۔ ہاں میں جو عقلی عبادت تھا
 وہاں ایک جیسا ہوا۔ ہر ایک کا ہوا۔ ہر ایک کی عبادت و عقلی عبادت
 تھے۔ ان کے عادات و عبادت میں وہ آپؐ کے اخلاق و عبادت سے متاثر تھے۔
 تھے کہ جو اہم کام وہ فراموش تھے۔ ہر مہر میں اعتدال کو اپنے فراموش تھے۔ ہاں میں جو عقلی عبادت تھا
 وہاں ایک جیسا ہوا۔ ہر ایک کا ہوا۔ ہر ایک کی عبادت و عقلی عبادت
 تھے۔ ان کے عادات و عبادت میں وہ آپؐ کے اخلاق و عبادت سے متاثر تھے۔

ہر ایک میں ان کے عادات و عبادت میں وہ آپؐ کے اخلاق و عبادت سے متاثر تھے۔
 ہر ایک میں ان کے عادات و عبادت میں وہ آپؐ کے اخلاق و عبادت سے متاثر تھے۔
 ہر ایک میں ان کے عادات و عبادت میں وہ آپؐ کے اخلاق و عبادت سے متاثر تھے۔

جانب میں ان کے عادات و عبادت میں وہ آپؐ کے اخلاق و عبادت سے متاثر تھے۔
 ہر ایک میں ان کے عادات و عبادت میں وہ آپؐ کے اخلاق و عبادت سے متاثر تھے۔
 ہر ایک میں ان کے عادات و عبادت میں وہ آپؐ کے اخلاق و عبادت سے متاثر تھے۔

معمولات

حضرت محمدؐ کی زندگی و اخلاق فرما رہے ہیں کہ حضرت
 یزیدؑ کے عادات و اخلاق سے جو فرقہ خواہش و عادت
 فراموش اور غیبت و غیبت و جو اہم صنعت ہے عقلی معاش میں عقلی عبادت کی
 وہ فکر کرتے تھے۔ ہر مہر میں اعتدال کو اپنے فراموش تھے۔ ہاں میں جو عقلی عبادت تھا
 وہاں ایک جیسا ہوا۔ ہر ایک کا ہوا۔ ہر ایک کی عبادت و عقلی عبادت
 تھے۔ ان کے عادات و عبادت میں وہ آپؐ کے اخلاق و عبادت سے متاثر تھے۔
 تھے کہ جو اہم کام وہ فراموش تھے۔ ہر مہر میں اعتدال کو اپنے فراموش تھے۔ ہاں میں جو عقلی عبادت تھا
 وہاں ایک جیسا ہوا۔ ہر ایک کا ہوا۔ ہر ایک کی عبادت و عقلی عبادت
 تھے۔ ان کے عادات و عبادت میں وہ آپؐ کے اخلاق و عبادت سے متاثر تھے۔

فرمایا۔۔۔ مالک کو کہا ہے کہ رات میں ذکر کا اہتمام رکے۔۔۔ حاجت
اور حاجت کو نماز کے بعد پکارا شران ملک حراتیہ میں بیٹھے اور پڑھنے کے بعد اس وقت
ملک نے کسی سے گفتگو نہ کی کہ جب ملک خدا شران سے پڑھ لے۔۔۔ اور جب آگے رات
ہو جائے نماز تہجد ادا کرے اور پھر ملک حراتیہ میں ہے جب تہجد پڑھ کر اسے اپنی اپنے تہجد
پڑھ لے تاکہ تہجد دور ہو جائے۔ اس مالک وقت میں نوحات نہیں کو بہت کچھ کہتا تھا
ہے کہ بہت کچھ کہانی کہی ہوئی ہے خصوصاً شاہ عبدالعزیز کی شخصیت کو کہتے ہیں
فرمایا۔۔۔ جب کسی کو دلائل کی صحبت میں جائے اور اس سے خدا پروردگار کو کہنے
پر مجبور نہ کرنا چاہیے کیونکہ یہ کیفیت اس کی نظر سے پیدا ہوتی ہے۔

فرمایا۔ اگر کسی طالب علم کو سرگزشتِ کمالی نے ایک بڑی توفیق دی ہے اور توفیقِ حق ہے، آئنا اگر کہہ دے تو یہی ایک توفیقِ کمال ہے جس نے اسے کمالی ہوتی ہنر عظیم کے مشغول کر دیا ہے۔ یہ تو حقِ نعمتِ واجبِ ہمت ایک عظیم مرتبہ ہے جس کے ساتھ کام چرانا ہو جائے گا۔

[illegible]

فرمایا: "خاموش رہنا، اس بات کی کوشش نہ کرنا چاہیے کہ قرآن مجید کا کلام
اپنی عمر کا پورا ہونے تک صرف کرے، ورنہ اس کام میں تنگی ہے۔ بات دہلیز میں نہ لائے
وہ اس کام سے جلد فائدہ پہنچائے، جلد بازی کرنا تو بہتر ہے، مرنے سے پہلے لے لے۔"

مکمل طور پر حصول اور عدم حصول سے بھی بنائے گئی کہ حصول میں ہلکا بھری خفا
نے اپنی راہ کی توفیق عطا کرتا ہے حصول کا اسی بات پر جو وقت ہے جس وقت
اور دوست ہوگی تو ہر کام بھی ضرورت ہے نہ ہر کام کی کیفیت میں ہر چیز
جو تو اس میں نہ ہو کہ جو وقت ہر چیز میں جو ہر شکل کا ہے اگر اس سال میں نہیں کی
کیفیت میں نہیں کی تاہم نہ ہو کہ ہر چیز کی کیفیت میں اس وقت کی کیفیت ہے
ایک مرتبہ ہی ایسا ہے عذرت فرمادے کہ جو وقت میں اس سال میں حاصل نہ
ہوئی ہو وہ ایک ہی میں حاصل ہو جائے ۔ فرمادے کہ اس میں ہر چیز کی کیفیت ہے
اس وقت سے جائے ۔

فرمایا..... غالب کو پہلے کہہ دوں گی میں سختی جو مل کر آپ بھی کہہ سادی
 لو اس سختی نے غصہ ہو جانے لگا کر آپ ایک سما کا امن بخش چلا۔ جس پہچانے
 اور حالت بہتر پائی جائے۔ بہت اچھے آپ کو جتنی تکھے اور اشغال میں اس طرح
 جہاد کیا کہ اسے اب کو اسی وقت عرش نے اور افراتفری میں یہ باتیں ہی پتے نظر آکر
 کر کے اور میں نے تمام یہ باتیں کو کہہ کر اسی جگہ جانے اور اس جگہ کی اور یہی
 مستقل طور پر منتقل ہو کر یہاں منتقل ہو گئے۔ موت کو اس طرح جانے اور کہنے سے
 جسے عود آئے۔ اس کو اس طرح خود مسموم کر دیا۔ یہ باتیں قبول کرنا جو جان کر کہ وہ بہتر
 مانیں کہ اسے کہہ کر ان میں یہ حال میں یہی ہو جائے گا۔ جس کا یہ قریب ہو جائے وہ ان کا
 اور کہے کو میری عمر و غرض کہ یہاں سے ملتی پاتی ہوئی ہو۔ وہی ہو کی طرح ان کی جانگی

ہر کوئی تو خدا کے ذریعے عالمی جہاد کو — اگر اپنے اندر تک دنیا اور دنیا کی بات
و عزت چاہے تو کوئی خدا کو نہیں کہے کہ ایسی حالت میں کوئی میر مرزا نہیں چسپا
لی ہو کسی کو خضر قریب کہ وجہ تھے کا کلام اور اگر اپنے اندر دنیا کی طرف میلان ہو
کہ تو جان لے کہ میر مرزا چاہتی ہے مگر دنیا کی طرف میلان ہو نامی ایک مستقل
مروجہ دل کا بنیادی پختہ اور الی دنیا سے محبت کہ اس سے زیادہ کوئی غیر نہیں
اگر مخلوق و خواہ وہ کون اور بغیر انہیں کہ تو انہیں جہاں سے کہہ دو وہ حق نہیں
چند ہر جہاں ہے اور یہ بھی چاہتی ہیں کہ اگر کوئی خضر حادثہ دیکھے میں تو
حادثہ کا معاملہ چند روز سے زیادہ کا نہیں ہے — یا میر مرزا کی محبت کے
بغیر اس جہاں کا کام میرے میرزا واسطہ نہیں ہے — یہ باتیں کہنا چاہئے —
اس بات پر کہ جن کو کہادت و افسانہ اور جانی خدا ہے حق خدائی کے سوا کسی
کی حاجت و آرزو ہے وہ وہ تو اس میں ہوتے — آخر اس جہاں سے کہنا ہے کہ
اس جہاں کو میر مرزا ہے جس میں میر کو خضر و میر کی کے ساتھ کہ مجھ سے کہ میر مرزا
ہے کہ اس کو کہنا ہے اختیار ہے مجھ کو اب —
آؤ اگر کوئی کہے کہ کوئی نیک انسان ہے تو اسے حق میں سے کہہ دو کہ میر مرزا
جستہ و جہت خدا ہے کہ اس کے کو خدائی خدائی میں ہو کہ اس کے نصیب
کو دے اور میر مرزا خدا ہے جس کو خدائی کے اور میر مرزا دے — جو وہ
الی کے دے اور میر مرزا دلی اللہ کے بلکہ اس کی صحبت میں رہنا —

مکتوبات

حضرت شاہ عبدالعظیمؒ کے مکتوبات کا مختصر مجموعہ ہے جس کی حضرت شاہ ابوالیٰ نے
 نے مرتب کیا ہے اور جو مطبع احمدی دہلی میں درج ذیل درج ذیل مطبعہ شاہ ابوالیٰ دہلی
 میں چھپا رہا ہے۔ ان طباعتوں میں کثرت سے غلطیاں گزرتی ہیں، تاہم یہ ایک علمی
 نسخہ ہے جس کی کثرت گزرا۔ اس کی کثرت سے اندازہ ہو اگرچہ وہ نسخہ بہت
 بڑا اور لمبا ہے۔۔۔ کہیں ایک مکتوب کے کچھ حصے غلط ہیں مثلاً کہ باب ۱۰
 جس کی وجہ سے وہ ان مکتوبات کا ابوابی نظم بن گئے ہیں لیکن ان غلطیاں اور غلطیاں
 کی وجہ سے یہ کتاب تمام ہی زبانوں کے مفسرین کے لئے اور سب کے لئے ایک ہی کتاب ہو
 سکتی ہے۔ اس کتاب کی کثرت سے وہ دینی ہر قسم کے علماء کے لئے جو علم کے
 فوائد چاہتے ہیں۔

مکتوبات کے شروع میں حضرت شاہ ابوالیٰ نے کیا ہے، جس کی یہ بات فہم
 نہ کی ہے کہ ان کے یہ مکتوبات حضرت شاہ عبدالعظیمؒ کے مکتوبات کے لئے تھے۔
 یہ دن بھر کے مکتوبات ہیں جو وہ اپنے مکتوبات کے لئے لکھ کر اپنے مکتوبات

ان کے طرز اور جب دیکھا کہ ان سے جو چیزیں نکالیں جا سکیں۔ جس نے خود ان کی
 برادری کی اور اس کے مکتوبات کا مطالعہ کیا۔ جس نے ان کے مکتوبات کے لئے
 ان کے لئے لکھا ہے اور ان کے لئے لکھا ہے۔

اس کے مکتوبات میں سب سے پہلے ایک تحریر ہے جو خانقاہی کے نام مکتوب ہے
 شروع میں مکتوب کا نام دیا گیا ہے، پھر اس کے بعد ایک مکتوب لکھا گیا ہے جس میں
 حجت کے اسم غلامی لکھے ہیں۔
 اس کی ابتدا اس مکتوب کے ساتھ ہے۔

قائد رسول شمس علی حق	اندر خانقاہی میں شخص پر اپنی رحمت
علیہ وسلم اور حضرت شاہ	ان کی ان میں فرمان اور ان کی رحمت
اور حضرت شاہ	یہ کتاب

اس کے بعد اس مکتوب کے بعد	اس کے بعد اس مکتوب کے بعد
قائد رسول شمس علی حق	ان کی ان میں فرمان اور ان کی رحمت
ان کے مکتوبات میں حضرت شاہ	ان کی ان میں فرمان اور ان کی رحمت
ان کے مکتوبات میں حضرت شاہ	ان کی ان میں فرمان اور ان کی رحمت
ان کے مکتوبات میں حضرت شاہ	ان کی ان میں فرمان اور ان کی رحمت
ان کے مکتوبات میں حضرت شاہ	ان کی ان میں فرمان اور ان کی رحمت
ان کے مکتوبات میں حضرت شاہ	ان کی ان میں فرمان اور ان کی رحمت
ان کے مکتوبات میں حضرت شاہ	ان کی ان میں فرمان اور ان کی رحمت

اس مکتوب کی تحریر ان کے لئے ہوئے ان کے لئے ہے۔

اس حدیث میں تمام انسانوں پر رحم کرنے کو فرمایا گیا ہے چاہے وہ ہنگ
 ہول ہو یا نہ۔ یہ وہی ہے کہ ان کو بدی سے باز رکھا جائے۔ یا چھپ سکے
 جو کچھ خدائی رحم سے اس پر رحم کر دے۔ کوئی چیز۔۔۔ منہ کی اشتہاد میں مسکن
 کی تصویر اللہ تعالیٰ کے کمال رحمت اور عطا و انعام کی بنا پر ہے یا منہ کی
 اشتہاد سے بلا کر مراد یہ کہ وہ رحم کر جنہوں کے لئے اللہ تعالیٰ رحمت کی
 درخواست کرتے ہیں یا یہ مراد ہے کہ غلطی رحم کرنے والوں کی رضا میں جنہوں نے اس سے
 حفاظت کرتے ہیں یہ حفاظت کرنا کہ ان کا رحم کہے۔

اس کے بعد فقر و غریب سے۔۔۔ سے غلاب قریب مولیٰ اور ان کے کاموں سے
 دینا و بخشش اللہ کے بندوں پر شفقت اور رحم کرنا کہ وہ محبت خداوندی پر اور ان کے
 وہ دینا کی حد تک کہ ان سے ایک منہ پر ہر کسی اور ان کی کہ ان سے سچ بھلا
 پر کھٹ بڑے۔۔۔ تحقیق کی بدولت ان کے اور ان سے رحمت شفقت کر
 کو وقت نہ کر۔

۔۔۔ حدیث میں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم نے انشاء فرمایا ہے کہ جو
 اس میں منہ بیخیز ان میں دو گویں میں مسک بچھا دے جو گویں کو مسک بیٹھا ہو
 حضرت علی رضی اللہ عنہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جو بندہ اپنے بھائی کی مدد کرے اور
 اس کی عزت و ست پراری کرے اللہ تعالیٰ اس بندے کی نصرت و حاجت و مدد فرماتا
 ہے۔

اس کے بعد ان دو عورتوں کو ان کے بھائی کے خلیق صحبت میں مذکور ہے کہ
 ان میں ایک عورت تنگ اور بد حال کی ایک لڑکی کے ساتھ رہا جس کو لڑکی جو
 سے خطاب ہوا وہ عورت تنگ و تنگ میں تیریں لڑکی کے ساتھ رہے کہ ان کی باہمی
 رحمت سے اس پر ہوا۔۔۔ کوئی لڑکی۔۔۔ ہر کوئی رحمت کے بعد فرماتے ہیں۔
 ۔۔۔ اس کو اس بد حال اور کچھ نہ رہے اور وہ عورت تنگ و تنگ رہے کہ ان کی
 اور لڑکی کے اندر سے نکالی کہ ایک لڑکی سے اور اس کی بہنوئی سے کہ ان کی
 نظر رکھ۔۔۔ چنانچہ ہر ایک کو ان کے رحمت سے اس پر ہوا اور غفلت سے رحمت
 شفقت کا سوا اور۔۔۔ اور اپنے آپ کو غریب محنت سے غفلت نہ کر۔۔۔ اسے غفلت کی
 غور کر کہ ایک جوان کہ رحمت سے چھپنے کی رحمت سے ایک جہتی رحمت کو یہ کہ ان کی
 کو رحمت سے چھپانے سے حضرت جن جن کو ان کی رحمت بنائیں تو ان کے رحمت سے ان
 کو چھپنے سے چھپانے سے ایک زمانہ اور ان میں چھپانے کی رحمت سے ان کو ان کی
 حق اور ان کے رحمت سے۔۔۔ ان کی رحمت سے چھپانے سے رحمت سے ان کے رحمت سے ان کی
 رحمت میں ان کے رحمت سے ان کی رحمت سے ان کی رحمت سے ان کی رحمت سے ان کی رحمت سے
 باقی سے ان کے رحمت سے ان کی رحمت سے ان کی رحمت سے ان کی رحمت سے ان کی رحمت سے
 رحمت کے رحمت سے ان کی رحمت سے ان کی رحمت سے ان کی رحمت سے ان کی رحمت سے
 جس کی بنا پر ان کے رحمت سے ان کی رحمت سے ان کی رحمت سے ان کی رحمت سے ان کی رحمت سے
 ان کی رحمت سے ان کی رحمت سے ان کی رحمت سے ان کی رحمت سے ان کی رحمت سے

نے رحمت کے بانی توفیق سے پہلے اپنے پاس مخلصانہ طبع رکھتا ہے۔

سبقت خداوندی پر ایک اعتقاد رکھ کر گئے جو نہ قدر دریا ہے۔

وَمَا مَسْكُونًا إِذَا أَكْتَفَتْ وَهِيَ الْقُوَّةُ الَّتِي فِيهَا مِنْ غَيْبِ تَوْفِيقِهِ

ان آجوں کے غیبی فقر، رحمت کو اکٹھا کر دیتے۔ رحمت کے ظاہری سخی سخی میں کہ

خداوند کو کم جانتے ساتھ جو جان میں غم، بارود و سامان کی گڑگڑ جہان سے بھی زیادہ

قریب ہے۔ یہ جانتا ہوتا ہے کہ ایک چیز کے دوسری چیز کے ساتھ جو نہ کی رحمت کہتے ہیں۔

یہ رحمت یا تو ہماری انی حالت کی یا جتنی عطا ظاہر کا قول یہ کہ رحمت ہماری ہے

جتنی غیبی ہے اور کہتے ہیں کہ خداوند کو کم جانتے کے ساتھ جو عقل و دولت علم و کاز

و کائنات۔ یہی بات حضرت تھیں تو نے ہی لیکن صبر سے کہ ہم ظاہری صبر و کثرت

ہیں کہنے بلوغت کا طلب کہتے ہیں۔ ان کا قول یہ کہ رحمت جن خالق تمام کائنات

کائنات کے ساتھ جتنی سخی میں ہے جتنی حق تعالیٰ ذات خود میں استہانہ کے کائنات

کے ساتھ ہے۔

اس کی رحمت اور رحمت ہے جس کو تحقیق اور صفا ظاہر بیان فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ

کی رحمت اور رحمت فرق باہم کی فرما ہے۔ رحمت جو باہم کی توفیق ہے رحمت حق

باہم کی توفیق ہے رحمت حق باہم کی توفیق ہے رحمت حق باہم کی توفیق ہے رحمت حق

رحمت حق توفیق ہے رحمت حق توفیق ہے رحمت حق توفیق ہے رحمت حق توفیق ہے

رحمت حق توفیق ہے رحمت حق توفیق ہے رحمت حق توفیق ہے رحمت حق توفیق ہے

جو خدا جو توفیق اور وہ ان کے اعمال و اقوال آئینہ و آئینہ کا جانتے و کھاتے ہیں

ان کے تمام صفات و صفات اور کیفیات ظاہری و باطنی سے خبردار ہے اور باطنی ظاہری

راہ کی بات آپس میں نہیں کرتے کھفتان میں خدا ہے۔ اس طرح ہے جتنی

اشخاص ہیں کہ میں زیادہ بار و کثرت ان کے ساتھ جو توفیق میں ہیں ان میں

اسلام میں ہیں ان میں اسلام میں ہیں۔ و توفیق توفیق توفیق توفیق توفیق

توفیق اس رحمت کو بھی توفیق ہے جو رحمت سے علی غفلت قرب رحمت کا رحمت میں رہا

ہے۔

رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت

رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت

رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت

رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت

رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت

رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت

رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت

رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت

رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت

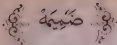
رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت رحمت

انسانی نفس کو ہر ذرات کی نفاذ کے لئے مہیا

ہے ہر ایک نفس کو ہر ذرات کی نفاذ کے لئے مہیا
ہے ہر ایک نفس کو ہر ذرات کی نفاذ کے لئے مہیا

وہ جو ہر ایک نفس کو ہر ذرات کی نفاذ کے لئے مہیا
ہے ہر ایک نفس کو ہر ذرات کی نفاذ کے لئے مہیا
ہے ہر ایک نفس کو ہر ذرات کی نفاذ کے لئے مہیا

ہے ہر ایک نفس کو ہر ذرات کی نفاذ کے لئے مہیا
ہے ہر ایک نفس کو ہر ذرات کی نفاذ کے لئے مہیا
ہے ہر ایک نفس کو ہر ذرات کی نفاذ کے لئے مہیا



زندوں سے

بعض اہل قبور کی ہمکامی

از

حضرت مولانا محمد منظور نقوی

و مقدر کیا و بر جو کچھ تھا جان کاپت و اول عمر کی نظر میں جو کام و رن و رن
 آیتوں کا پتہ جہاں غوری ان کے کسی نہیں کہ نہایت نصیبی خاصیت و ان کی
 جیت و چارچوت صورت و حال و پیکر شریف کے لگے مگر قرآن و حدیث میں بد و بی
 سالت میں ۔ اور پھر کہ غزوی نہیں کہ بات قرآن و حدیث میں زبان کی کسی بد و
 وادی و پرتقالی لکھا بھی ہو مگر چھٹا ہے کہ ایک جنت جانتے و دیکھتے ہو و ہاں
 منت کے قریب اور دیکھتے ہیں آیت و قرآن و حدیث میں اس کو اس نے جان و غزوا
 جی کہ کسرت کے نام و درجہ کے لکھتے و وہ ناک اور آیتوں جو اس سے آیت کے
 نے کسی جہاں کا غور و پیراں اس قرآن کی کسی اور صفت سے اس کو قرآن و حدیث میں آیت
 و غزوا کی جو ۔ خود حضرت خواہ ولی اللہ حق غزوا نے جو اللہ الہام میں حضرت
 و ہاں کلام آیتوں سے اس کو ان کے لکھتے و جان فرما ہے ۔

و اس قیام و مسکت عتہ	اور یہ آیت نصیب کے قرآن میں
الشرع لا یجوز معر فہ	میں یہ کہ قرآن سے کات کیا
و لا یجوز معر فہ	میں اس کی صورت اور لکھا و لکھ
عید و عید و معر فہ	کسی کے لئے عید و ہر لکھتے
و جنت لا یصلح معر فہا	اور ہاں ہے کہ کسی جنت کے قرآن
و جنت لا یصلح معر فہا	میں اس سے جان نہیں لکھتا
و جنت لا یصلح معر فہا	کہ وہ ایک آیت و ان کے جنت

ہو قیام جس کے لکھتے و جان
 منت کے لکھتے و جنت کے
 عید میں نہیں ہوتے و لکھتے
 میں اس کی آیت ہوتی ہے کہ
 و اس سے جنت لکھتے و

میں ۔ اگر کسرت سے مراد و بہت سے قرآن میں نہیں ہے جی ہاں
 و اللہ عز و جل میں آیت کی آیت کے و اس کی صورت و آیت جنت کے کہ
 قرآن و حدیث و اس کی صورت کے قرآن و حدیث میں کہ وہ لکھتے و جنت کی
 جنت کے کہ وہ بات بھی کہ قرآن و حدیث میں سے صورت سالت میں و جنت میں لکھا
 و اس کی نہ و پیراں جو کہ ۔ زیادہ سے زیادہ کہ و اس کی اس کے لکھتے
 و اس کی لکھتے و اس کے صورت و آیت و جنت کے لکھتے و اس کی صورت
 و جنت کی و پیراں کی میں حضرت محمدی علیہ السلام سے و کات و اس کی لکھتے
 و اس سے آیت جنت کے کہ و جنت کے و کات و اس میں اس کی
 کی آیت و اس کے جنت ۔ اس سے جنت کی کہ و اس کی لکھتے و اس کی لکھتے
 لکھتے کہ قرآن و حدیث میں ان کی کوئی مثال نہیں ملتی ۔

و اس کے کات و لکھا کی ایک لکھتے و اس کی صورت کے کہ و اس کی لکھتے
 ہے کہ یہ بات لکھتے و اس کی جنت و اس کی ہے کہ جنت و اس کی لکھتے و اس کی لکھتے

نیز فتح اسمعیلی میں مرنے پر حضور اوسی جہاں علی کا قوم تھی یہ کیا ہے جس
 سے مسئلہ کے مختلف پیمانہ پر، بلکہ عربیہ شیعہ پر مذہب کے علم کو اس شخص کا جواب
 ملی کی جانا ہے کہ قریشی تو حضرت یحییٰ بن اوس سے اس کا واسطہ لگ جاتا ہے اور وہ
 بھی عام طور سے زیادہ وقت تک کسی حکمت نہیں رہا اس سے سماع کا ایک
 امکان ہے۔ ذیل میں حضور اوسی کے اس کام کا نسبت عالمی اور غلط بیان
 کیا جاتا ہے۔۔۔ غرض ہے یہی۔

حق یہ ہے کہ اوس کے لئے سماع کی بکھڑاوت ہو اور اس کی زبان بھی
 برا نکلتی ہو، بلکہ کہ خدا تعالیٰ جب چاہتا ہے اپنی خاص خدمت سے
 جسم و جنت کے کسی حصہ میں جو قریشیوں کو ملتا ہے اسے کھینچ کر حضرت یحییٰ
 کو لاتا ہے جس سے وہ ان قریشیوں کا سامع اور اس کے سامع اور بھی نہ بنی
 اس واسطہ پہ جبکہ ممتاز ہے اور بات کہ حضرت یحییٰ میں سماع کی
 بے پیر و فانی ہے اور ان کو اس پر پہنچنے کے لئے کوئی شخص بھی نہیں ہے
 اور اس کا جہنم دنیا میں قائم ہو چکا ہے اور اس کے چار ہندوؤں کے امتیاز
 پھر اس میں سماع میں اس میں نہیں ہوتی اور کیونکہ اس سماع جہاں لوگ فانی
 ہوتے ہیں ان کے سامع کے فانیانہ سے مختلف ہو،

دوسری چیز سماع کے سماع کی یہ جو کچھ ہے کہ سماع اور دست
 بیست کی نسبت کو کہتا ہے اور نسبت کے جسم اور اس کے کسی حصہ کو کہتا ہے

اس سماع سے کوئی عقل نہیں ہوتا بلکہ چونکہ نسبت کے جہاں علم
 کسی خاص جہاں کے سامع اس کی طرح اس کا کسی قسم کا عقل ضرور بناتا ہے
 جو نسبت میں جہات و مقامات جسم و ذات کے عقل سے مختلف ہوتا
 ہے اور اس کی حقیقت اور نسبت میں خدا تعالیٰ ہی جانتا ہے اس لئے
 یہ کہ اس کی صاحب قہر کی نہایت کو آتا ہے وانشاء میں اگرچہ اس
 ہے تو اس کی بات کو اس وقت سننے کی ضرورت نہیں رہتا ہے لیکن
 اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ نسبت کی نسبت ہرگز اور ہر وقت میں ممکن
 اس لئے سماع کا پیمانہ اور اس طرح ان کے یہ سماع اس وقت
 اور اس کا بھی اس نظام عالم کے یہ اور خدا تعالیٰ کی طبیعت کے وقت
 میں۔۔۔ ان کے حوالہ کو اس فرماتے میں کہ چلی، میری قریب میرے
 نزدیک رہا ہے۔ (فتح اسمعیلی)

اسی مسئلہ سماع کوئی کے بارہ میں حضرت مولانا محمد قادیانی کی یہ فرمائش
 ہوئی کہ اس کے لئے کچھ کہتے ہیں کہ نسبت میں عقل کی کمی ہے جس کا کوئی
 یہ ہے کہ۔

مردوں کا انداز کی کوئی بات مگر اس طرح نہیں ہے جس طرح ایک
 مرد وادی و حاکم زندہ کوئی کی بات سمجھتا ہے وہاں پر غیر کے گفت
 سنا ہے اور یہ ہم ذیل کو اس کی خدمت ہے کہ ان تمام بات چار میں

و ہم میں جو کچھ جاننے والے کسی مردہ کو سنا بھیجیں بھلا اللہ ہی کہہ قدرت ہے
 کہ زندہ کی بات وہ مردہوں کو سنا رہا ہے یہ تو بڑی بات کے
 ان کو سنا رہا ہے یا اس کے سے ایسے اسباب ہیں کہ ایک مسند پر فرما
 دے میں کو ہم نہیں جانتے پھر وہ مردے کی بات زندہ کی طرف بھیج
 یا زندہ کی طرف بھیج دیا تو کونسا۔۔۔۔۔ اس وضاحت کے بعد مردہ
 کو قاضی فرماتے ہیں وہ نہ بنا ہی تو کی وجہ سے قرآن مجید میں جنہوں
 سے اس طرح کی سنوائے کی نفی کی گئی ہے وہی فرمایا ہے کہ اس نفی
 اب قیوم میری طرف سے مردوں کو اپنی بات جس طرح سنائے مردوں
 کے جسے کی نفی حضرت کے ساتھ نہیں میں فرمائی گئی۔
 (الحکیم)

پھر جو کہ کہہ رہا ہے انہوں کی ان وضاحت اور تصریحات سے غلط فہم
 رہنے کے باوجود اس کا مسلک مسلم بن عبد اللہ و دیگر مسلمانوں کی جی ہوئی
 کے مسئلہ کی صحیح ذہنیت رہنے کے باوجود سے پیدا ہوئے ہیں وہ جو جس شخص
 بنیاد پر موت سے مٹنے کے بارہ میں جو اشکال پیدا ہوئے وہی گئے ہیں گنا
 اور بات باطل کی ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے غرضات کے
 بارہ زندہ کی بات نہ سن سکتے ہیں اسی طرح مردہ کی بات نہ سنے گی
 نہیں سکتے ہیں۔ ان دونوں میں کوئی بنیادی فرق نہیں ہے فیض الہی میں

ہم حضرت مولانا ابوالکلام آزاد کی اس بات سے اس امر میں غور کیا
 ہے کہ آپ نے فرمایا۔

ان مسند کلام نبوت کو میں کبھی زندہ سے بات کرنا
 نہ کرتا تھا۔۔۔۔۔
 انہیں کہا کہ یہ صحیح ہے۔۔۔۔۔
 اس کے ایک جواب میں۔

انہوں میں میں نے ان عقلمند کے بغیر حضرت کتاب اور اس کے بیچ میں
 نقل کرتے ہیں امید ہے کہ انشاء اللہ ان سے اصل روایت منسلک بھیجیں گے
 قرآن مجید کے بعد کتاب کا آقا اس سوال سے جواب دے۔ جو زندہ
 مردوں کی بات کو کہتے اور ہم کو کہتے ہیں مردوں کو ان کے قتل کے بعد ہم نہ
 کہتے ہیں کہ یہ بات اس کے بعد کہتے ہیں یا نہیں؟

کیجئے ان چیزوں میں کہ اب ان بات میں بات اس کے قتل کے بعد
 بعد حضرت کا کہنا ہے کہ میں بتا رہا ہوں کہ کب کوئی شخص کسی کی قبر پر جا کر
 کہے کہ تم مردہ سلام متا ہے جواب دیتا ہے اور کہتا ہے میں کہہ رہا ہوں

و سمعت مجموعہ علی حدیث
 و قد فرقت انما بعدہ
 ان الموت يعرف بالبار
 و سمعت کاسی بن مالک ہے
 اور اس باوجود میں نے کہا
 حدیث اگرچہ کہتے ہوئے ہیں

فصلیہ مطلقہ و مطلقہ و مطلقہ
 المؤمنین و المؤمنات
 سلام جو تم پر ہے من گھڑوں کے
 پہننے والے کو نواز اور مصلوہ اور
 ایک نیک ہم عملی تم سے آجیے گا
 اللہ کی رحمت جو ہم تم میں سے
 آگے جانے والوں پر اور ہمیں
 پیچ چھنے والوں پر ہم اپنے لئے
 اور جتنا ہے لئے اللہ سے خیر و
 عافیت کہ ما کرتے ہیں ۔
 اور ظاہر ہے کہ اس طرح
 سلام کہنا اور یہ طبع کرنا ہر کس کو
 کسی بھی سنی ہی کو حق پر جو
 سنی جو اور کھیتی جو اور ذاتی خطہ
 جو اور جہالت ہی جو اگرچہ سلام
 کرتے والے اس کا جواب نہیں سکے ۔

اس کے بھٹکاتے ہیں ۔

والذاصلی الرحمی قربت
 منہم شہادہ وہ و مصلوہ
 صلوہ و مصلوہ و مصلوہ
 کی نواز کا ہم جو آجے ۔
 اس پر شک کرتے ہیں ۔

اس کے لیے اس مسئلے کے جس میں واقعات بھی نقل کئے ہیں ان میں ایک اور
 بن ابی القیاسی روایت کے مسئلہ کے ساتھ نقل کیا ہوگا ۔

۱۱۔ شہادہ نامی اور تقابلی بیان کرتے ہیں کہ میں شام سے جبرہ کی معرفت
 ایک منزل پر میں نے قیام کیا وہاں میں نے رات کو سو کر اٹھے تو
 رخصت ہو گئے وہاں ایک قبرستان میں تھے اس پر سو کر اٹھے تو
 جبرہ میری آنکھوں میں لگی ان صاحب قبر نے نماز پڑھ کر اٹھے تو میں نے
 کہا کہ تم نے آج رات مجھے یہاں جو چاہی وہی جہاد و سرکٹ کے سوا
 میری دنیا کا بہت بڑا ہر کسی صاحب قبر نے کہا کہ تم نے اور اس
 کو تم جو ہو اس کے ساتھ کا ہم کھڑے ہیں ہے اور ہم فرمیں کہ اگر وہ یہ
 مگر ان میں سے ہم میں سے کسی نے کہا کہ وہ کہیں تم نے اس رات
 پر نہیں وہ انہماک و توجہ سے تھے انہماک و توجہ سے
 ان کے عمل کی جہاد سے بہرہ ور ہو کر ان کو سر جہاد و توجہ سے

وہاں سے چھوڑاں کہ یہاں کی عظیم مقام میں انہیں لے کر آئے۔
اس شخص نے جب قبر کے منہ پر پہنچا تو وہاں کی حالت میں کلام کیا کہ
وہاں کے قتل پر اپنے دل کا اظہار کیا ہے۔
شیخ ابن حجر نے اس مسئلہ میں جو روایات بیان کی ہیں، ان میں سے بعض
کی حالت کے ہیں جن میں ایک روایت ہے کہ قتل کے بعد سے ہیں، ان میں آخری روایت
جس میں ایک روایت ہے کہ قتل کے بعد سے ہیں، ان میں سے بعض

ایک دفعہ جو کہ وہی میں ایک قبرستان کے پاس سے گزرا میں نے
 دیکھا کہ وہاں ایک عمارت قائم ہو چکی ہے جس کے چاروں گوشوں میں تختے
 لگے ہیں جن پر بھی شرکت کر لوں، چنانچہ میں اس دورہ قبرستان میں
 گیا، پھر میں لوگوں کے پاس سے بہت کراہک حضرت تالیا اور ہارلی
 نے زور دیا کہ غرض میں ہر بار آنا اور حضرت امی اس کے بعد
 مجھے کچھ ارٹھ بھی لکھی، یہاں ایک قبر میں میں نے دیکھا کہ صاحب قبر
 گھسے کچھ دیار سے ختم ہے وہ کہیں زیادہ بچی طرح میں نے مجھ میں
 نے کہا کہ یہاں رہا ہی چلی ہے، اس صاحب قبر نے غلامی ختم نہ
 والی غلامی کرتے ہیں کہ وہ ختم نہیں ہے ابھی حال کے قریب غلام
 کے بارہ میں وہ ختم نہیں ہو چکے ہیں کہ اب ختم ہو چکا ہے اور غلام
 حال ہے کہ یہاں کوئی نہیں کر سکتے ہیں غلام کو یہ ہو چکا ہے

ان دونوں کے درمیان چھوٹے سے بڑے جانی پر، ایک سماجی اختلاف
 ان میں سے کسی پر جھگڑا، اختلاف ہو گیا، دونوں میں ایک نے ان کو جواب
 میں دیکھا کہ اس نے جب دوسری بات کے خلاف دعویٰ کیا تھا،
 کہ میں نے اس کو یہ دیکھا ہے کہ میں نے اس کو فراموش کیا ہے، اور وہ اس
 بات کو فراموش کر چکا ہے، جس کے بارے میں وہ اس کو دیکھ کر اس نے

عالمیاتی

عورت کہنے لگی کہ جب میری بیوی فوت ہوئی تو میں نے دل میں کہا کہ میں غائب
ہوں تو فری قیسو اور فری بیجا میرے جیسے صاحب گھر کا رہے گی یہی
میں نے سوچا تھا۔ جو کہ اس میں خدائے کو کھانا تھا اس میں کوئی کمی
میں میں رہنا چاہتا تھا۔ میں دوبارہ دیکھا اس سے وہی گھر کی یاد
اس سے ابھی کہ وہ اپنے گھر پر لوٹا تھا۔ اس نے کہا کہ میں
اس میں رہنا نہیں چاہتا کہ میں اپنے گھر میں رہنا چاہتا ہوں۔ اس
گھر میں رہنا میرا گھر ہے۔ اس میں رہنا میرا گھر ہے۔ اس میں
رہنا میرا گھر ہے۔ اس میں رہنا میرا گھر ہے۔ اس میں رہنا میرا
گھر ہے۔ اس میں رہنا میرا گھر ہے۔ اس میں رہنا میرا گھر ہے۔

پیر جمال عرف بن مالک، جنی اضر حضرت نے دوا کی دینا حضرت
صعب کے خواب والے جاں بھی کی بنا پر جس پر وہی کو رہے ہیں
اس کو کہہ کر کہ کوئی صورت کا ان کی موت ہو نہیں تھا۔ اور صعب کے جس
خواب والے بیان کو نظر انداز کرنا چاہتے تھے یہ وہ ان کے بیٹے کی
اور وہ بستر خرمی اور ان کی طبیعت تھے اور ان کی موت کے پیش پر وہی
کو ان کا دے دیا پر کہ مرنا نہیں تھا۔ لیکن عرف بن مالک نے حضرت
صعب کے گھر والوں کو ثابت کر کے فرما دی کہ وہ سے حضرت صعب کے خواب
والے جاں کا ایسا تجربہ ہے کہ ان کو انھوں نے ان دینا۔ اور ان کے یہ وہی کا
رہے کا قصد کرنا۔

اس سے بھی زیادہ عجیب اور حیرت انگیز ثابت ہی نہیں بن سکتی تھی کہ
خود کا بے حس کر کے عمرو بن عبد شمس کے منہ کے حلقہ آتش کو کھا جسے انہی
کی وہ اہمیت ہے جس کا ہے۔ انکا بھی یہاں موت و آخرت ہی کے ساتھ ہے جو دنیا
میں مقصود ہے فقط دھماکے۔

ہفت ہفتیس ہجری اندھڑوں کے بار میں شہید ہوئے۔ ان
میں سے میر جو مولیٰ شہید ہوئے۔ ہمسرا کے ذات کے جہ
میں فوت ہوئے۔ ان کے شہادت حضرت علی علیہ السلام
ہجری اندھڑوں کے بار میں فوت ہوئے۔ ہمسرا

جے تو مرنے اور دفن ہونے کے بعد اللہ کا کوئی بندہ خواب میں باطنی مناد
 دیکھ سیکھتا ہے۔ اور اس کی زندگی میں بھی زندہ رہتا ہے۔ اور اس کی بات کہے اس نے
 حضرت قتادہ رحمہ اللہ اجماع رحمہ اللہ علیہ کے بارے میں حضرت قتادہ رحمہ اللہ علیہ
 کے نقل کئے ہوئے ان واقعات سے ذہنی علم اور اضطراب کی کوئی بھیج
 پیدا نہیں ہے۔ چنانچہ بات بھی قابلِ اکتاف ہے کہ وہ اپنے اللہ کے بندے کی
 میں تو اس طرح کے واقعات پیشا کرتی ہیں کہ وہ چار واقعے میں
 اور تیسریں کے صرف کوئی شائبہ ہی نہیں ہے۔ یہ سب سب کے سب
 ان ہیچ کے مسلک اور ان کی بھی دیکھنی خصوصیات سے واقف رہیں اور
 کو ان کے ذہنوں میں اگرچہ انہیں اس مسئلہ میں ہوں کی تو ان کی فہم پر ہدایت
 کی۔

اس مسئلہ میں ایک نکتہ یہ بھی قابلِ غور ہے کہ زندگی کی حالت میں ہم کو
 ہمارے نفسیات اور اس بات کو نقل اس حال میں بھی ہوتا ہے اس لئے
 دیکھ سیکھتا ہے۔ اور اس سے رابطہ قائم ہونے کا اور ان کی باتیں سننے کا امکان
 زیادہ ہے اور ہوتا ہے۔ اسی لئے چاہئے ایسے واقعات پر بھی کوئی حجب اور
 تو عقل نہیں ہوتا۔ یہی کہنا چاہیے کہ یہ زندگی کی حالت میں اس طرح کا معاملہ
 باہم ایسے ہی حضرات کہہ رہے ہیں کہ اپنے گرد و پیش کی دنیا سے قطعاً زیادہ
 رہتے ہیں اور خاص کر ایسے ہی واقعات میں جو کہ بظاہر جاری اس دنیا

ماہیات باطنی ہے۔ یہ کہ وہ دوسری صورت متصور ہو کر ہیں۔ ایسی حالت میں
 دیکھ سیکھتا ہے۔ اور اس سے ان کی روحانیت کا رابطہ قائم ہوتا ہے اور وہ
 غائب ہونے کی طرح ان کی باتیں سننے اور اس سے باتیں کرنے میں ہر حال
 ان کی اس وقت کی خاص حالت اور خواب کی حالت میں کچھ زیادہ آسانی
 نہیں ہے۔ اسی لئے دیکھ سیکھتا ہے۔ اور اس کی حالت میں اس حالت میں سننے میں
 اس کو ان کے بارے میں ہوتا ہے۔ اور اس کی حالت میں اس کی باتیں سننے میں
 ہر حال میں اس کی حالت میں اس کی باتیں سننے میں اس کی حالت میں اس کی
 کی حقیقت کہتا ہے۔ اور اس کی حالت میں اس کی باتیں سننے میں اس کی حالت میں

یہ معقول ہے۔ اس نکتہ کے کوئی بھی حجب اور اس کے بعد وہ ایک حجب ہوتا ہے
 موت کے بعد کہ ان کے کتب زیادہ اور اس کی حالت میں اس کی حالت میں اس کی
 خداوندی اللہ ہو کہ ہے۔ یہ عقلی اور عقلی اور عقلی اور عقلی اور عقلی اور عقلی
 اللہ ہو کہ ہے۔ اور اس کی حالت میں اس کی حالت میں اس کی حالت میں اس کی
 یہ کہ یہ ان کی باتیں سننے میں اس کی حالت میں اس کی حالت میں اس کی حالت میں
 کا مسئلہ ہونے لگا۔ اور اس کی حالت میں اس کی حالت میں اس کی حالت میں
 یہ کہ اس کی حالت میں اس کی حالت میں اس کی حالت میں اس کی حالت میں
 یہ کہ اس کی حالت میں اس کی حالت میں اس کی حالت میں اس کی حالت میں

ابن ہشام نے کہا کہ اس کے بعد مرقم حضرت زید کے ایک طرف کلام
فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور حضرت ابوبکر حضرت عمر
حضرت عثمان کے بارہوی جنہاں وہی اللہ عزوجل کے کلمہ ایسا بیان فرمائے اور
انہوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارہوی ایک بیٹھیں کوئی فرمان چاہد میں
بالکل حق ثابت ہوئی۔

حضرت زید بن خطاب کے بعد اللہ عزوجل کا وہی کلام
قریب قریب اس صیغہ میں مروی ہے جو کلام کے احوال میں بھی لکھی
ہیں اور ان حدیث اور روایت اس کو قریب کیا ہے۔ نام نہ مروی حدیث کے ساتھ ذکر
کیا ہے کہانی الامام۔

وَأَمَّا زَيْدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ

وَأَمَّا زَيْدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ

وَأَمَّا زَيْدُ بْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ

طوبیٰ ریسرچ لائبریری

اسلامی اردو، انگلش کتب،

تاریخی، سفر نامے، لغات،

اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

toobaa-elibrary.blogspot.com